خطبه جمعه

بعنوان

خوف کے عالم میں رحمت کی اُمید

سلسلة منبر الحكمة

192

بتاریخ: 10 اپریل 2020

بمطابق: ١٦ شعبان ١٤٤١ ھج

به اهتمام

الحكمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّى عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

﴿يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوفًا وَّطَمَعًا﴾ [السجدة: 16]

''وہ اپنے رب کو (عذاب کے) خوف اور (رحمت کی) اُمید سے پکارتے ہیں۔''

موجودہ صورتِ حال میں ہر سُو خوف کے پہرے ہیں، وحشت طاری ہے اور لوگ عجیب سے ڈر میں مبتلا ہیں۔ لوگوں پر خوف کا غلبہ ہو چکا ہے اور اُمید کی کرنیں ماند پڑ چکی ہیں۔ ایسی فضا بنانے میں غیر ذمہ دار میڈیا اور سازشی عناصر کا بہت بڑا ہاتھ ہے، جو روز بہ روز بے پَر کی چھوڑ کر عوام میں عجیب ہی افراتفری مچا رہے ہیں اور لوگوں کی پریشانیوں کو ختم یا کم کرنے کی کوئی صورت نکالنے کی بجائے انہیں بڑھانے پر زور دیے ہوئے ہیں۔ یہ رویہ افسوس ناک ہی نہیں بلکہ تشویش ناک بھی ہے۔ بہت سے تو اس وبا کے خوف میں مبتلا ہیں اور جو دِینی نقطہ نظر رکھتے ہیں وہ اس کو عذابِ الٰہی سمجھ کر ڈرے ہوئے ہیں، ان دونوں صورتوں میں ہی اس اَمر کی ضرورت ہے کہ مسلمانوں کا خوف اعتدال میں لانے کے لیے انہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی اُمید دِلائی جائے۔

مومن کا یہ وصف ہونا چاہیے کہ اس کو اللہ کا خوف بھی رہے اور اس کی رحمت کی اُمید بھی رہے۔ اس کا ہر نیک عمل عذابِ الٰہی کے خوف اور رحمت الٰہی کی اُمید کے ساتھ صادر ہو۔ اگر کوئی مسلمان صرف عذاب کا خوف رکھے لیکن رحمت کی اُمید نہ ہو تو یہ درست نہیں اور اسی طرح اگر کسی نے صرف رحمت کی اُمید ہی لگا رکھی ہو لیکن عذاب کا خوف نہ ہو تو یہ بھی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مناسب عمل نہیں۔

ہر عمل بجالاتے ہوئے اللہ کی رحمت اور بخشش کی اُمید بھی اتنی ہی ہونی چاہیے جتنا اس کے عذاب اور سزا کا خوف ہوتا ہے۔ اس انداز سے اللہ تعالیٰ کی محبت کما حقہ حاصل کی جا سکتی ہے۔

اہلِ ایمان کا امتیازی وصف:

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی اہلِ ایمان کا یہ وصف بیان فرمایا ہے کہ:

﴿أُوْلَـئِكَ الَّـذِيـنَ يَـدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ﴾ [بنی اسرائیل: 57]

''یہی وہ (کمالِ ایمان سے متصف) لوگ ہیں جو اللہ کا قُرب حاصل کرنے کے لیے اسباب اختیار کرتے ہیں، اللہ کی رحمت کے اُمیدوار ہوتے ہیں اور اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔''

اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو ڈرتے رہنے کا حکم بھی فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَخَافُونِ إِنْ كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ [آل عمران: 175]

''اور مجھ سے ڈرو، اگر تم ایمان والے ہو۔''

اس آیت کریمہ میں غور کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا خوف رکھنے کو ایمان سے مشروط کیا ہے، یعنی جس شخص میں اللہ کا خوف نہیں ہوگا وہ کمالِ ایمان سے متصف نہیں ہوگا۔ لہٰذا یہ سمجھنا کہ عذاب کا خوف تو صرف گناہ گاروں کو ہونا چاہیے؛ قطعاً درست نہیں بلکہ نیکوکار اور گناہ گار؛ ہر دو کو رحمت کی اُمید بھی ہونی چاہیے اور عذاب کا خوف بھی ہونا چاہیے۔

اسی طرح خوف واُمید دونوں کا ایک ساتھ تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوفًا وَّطَمَعًا﴾ [السجدة: 16]

''وہ اپنے رب کو (عذاب کے) خوف اور (رحمت کی) اُمید سے پکارتے ہیں۔''

اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ﴾ [السجدة: 16]

''ان (اہلِ ایمان) کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے رب کو خوف اور اُمید سے پکارتے ہیں اور جو (مال) ہم نے انہیں دِیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

رحمت اور عذاب کا ایک ساتھ تذکرہ:

اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے بندوں کو اپنے عذاب سے ڈرانے کے ساتھ ساتھ اپنے 'غفور' اور 'رحیم' ہونے کی بشارت دی ہے۔جیسا کہ فرمایا:

﴿نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّي اَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ* وَاَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ﴾ [الحجر: 49، 50]

''(اے پیغمبر!) میرے بندوں کو بتا دیجیے کہ بلاشبہ میں نہایت بخشنے والا، بڑا رحم فرمانے والا ہوں اور یقیناً میرا عذاب بڑا ہی دردناک عذاب ہے۔''

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مغفرت اور رحمت کی اُمید پہلے دِلائی اور اپنے عذاب سے بعد میں ڈرایا، جبکہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے عذاب سے پہلے ڈرایا اور اپنی رحمت ومغفرت کی اُمید بعد میں دِلائی، جیسا کہ فرمایا:

﴿إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهٗ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [الأنعام: 165]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

''یقیناً تیرا رب بہت جلد سزا دینے والا ہے اور بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا اور رحم فرمانے والا بھی ہے۔''

ان دونوں طرح کے اسالیب سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں عذاب کا خوف اور رحمت کی اُمید؛ دونوں ایک ساتھ ہی رکھنے چاہئیں اور افراط وتفریط سے کام نہیں لینا چاہیے، کیونکہ جو ذات عذاب سے دوچار کرنے والی ہے وہی ذات اپنی رحمت کی برکھا بھی برسانے والی ہے۔

عذابِ الٰہی سے بےخوف نہ ہوں:

ہاں البتہ یہ ضرور خیال رہے کہ رحمت کی اُمید اس قدر نہ لگالیں کہ عذاب سے بے خوف ہی ہوجائیں، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَالَّـذِينَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُونَ* إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ﴾ [المعارج: 27، 28]

''(اہل ایمان) وہ ہیں جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں، یقیناً ان کے رب کے عذاب سے بےخوف نہیں رہا جاسکتا۔''

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بندہ خواہ ایمان کے اعلیٰ درجے پر فائز ہو؛ اسے بھی اپنے دِل میں رب تعالیٰ کا خوف رکھنا ہی چاہیے، جو شخص عذابِ الٰہی سے بےخوف ہوجاتا ہے وہ بےعملی میں پڑجاتا ہے اور بےعملی کا نتیجہ عذابِ الٰہی سے دوچار ہونا ہی ہے۔

رحمت الٰہی سے نا اُمید نہ ہوں:

جس طرح عذابِ الٰہی سے بےخوف ہونا درست نہیں ہے اسی طرح رحمت الٰہی سے نا اُمید ہوجانا بھی اہلِ ایمان کا شیوہ نہیں ہے۔ یعنی عذاب کا خوف خود پر اس قدر سوار نہ کر لیں کہ اللہ کی رحمت اور مغفرت کی اُمید ہی باقی نہ رہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے:

﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلَى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ، اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ [الزمر: 53]

''اے میرے وہ بندو جنہوں نے (گناہ کر کر کے) اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں! اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دے گا، بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا، بڑا رحم فرمانے والا ہے۔''

اللہ کی رحمت تو ہے ہی مومنوں کے لیے، لہٰذا اس کی رحمت سے مومن کا مایوس ہو جانا قطعاً درست عمل نہیں ہے بلکہ ایسے عمل کو اللہ تعالیٰ نے کافروں کی روِش قرار دیا ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿وَلَا تَيْاَسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَيْاَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ﴾ [يوسف: 87]

''اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، بلاشبہ اللہ کی رحمت سے صرف کافر قوم ہی مایوس ہوتی ہے۔''

رحمت الٰہی؛ غضب الٰہی پر غالب ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ العَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي))

''جب اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو پیدا کر چکا تو اس نے اپنی کتاب (لوحِ محفوظ) میں، جو اسی کے پاس عرش میں ہے، لکھا: یقیناً میری رحمت میرے غضب پر

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غالب ہے۔''

صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ما جاء فی قول الله تعالى: وهو الذی يبدأ الخلق ثم يعيده وهو أهون عليه، ح: 3194

اللہ سے ڈرنے کی فضیلت:

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ [الرحمن: 46]

''جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا؛ اس کے لیے دو جنتیں ہوں گی۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ﴾ [الملك: 12]

''یقیناً جو لوگ اپنے رب سے غائبانہ ڈرتے ہیں ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔''

رحمت کی اُمید رکھنے کی فضیلت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّـذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أُولٰـئِكَ يَـرْجُـونَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ [البقرة: 218]

''یقیناً جو لوگ ایمان لائے، جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا، بہت رحم

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

فرمانے والا ہے۔''

اللہ کے عذاب اور رحمت کا عالم:

اللہ کے عذاب کا عالم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ [البروج: 12]

''یقیناً تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔''

اور اس کی رحمت کا عالم یہ ہے کہ وہ فرماتا ہے:

﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ [الأعراف: 156]

''میری رحمت ہر چیز پر پھیلی ہوئی ہے۔''

یعنی اگر اللہ تعالیٰ گناہ گاروں کی پکڑ فرماتا ہے تو ان ہی گناہ گاروں کے تائب ہونے پر ان پر اپنی رحمت اور مغفرت کا نزول بھی فرماتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً، وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، فَلَو يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الجَنَّةِ، وَلَو يَعْلَمُ المُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ))

''بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت کو پیدا فرمایا اس دن اس کے سو حصے بنائے، ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور صرف ایک حصہ اپنی ساری مخلوق میں بھیجا ہے۔ اگر کوئی کافر اللہ کے پاس موجود اُس کی ساری ہی رحمت کے بارے میں جان لے تو کبھی جنت (کے حصول) سے مایوس نہ ہو، اور اگر کوئی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مومن اللہ کے پاس جو عذاب ہے اس سب کے متعلق جان لے تو کبھی خود کو جہنم سے محفوظ خیال نہ کرے۔''

صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب الرجاء مع الخوف، ح: 6469

خوفِ خدا میں اُسوۂ رسول ﷺ:

سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿وَاللّٰهِ مَا اَدْرِی - وَاَنَا رَسُولُ اللّٰهِ - مَا يُفعَلُ بِی﴾

''اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا، حالانکہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں۔''

صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب مقدم النبی ﷺ وأصحابه المدينة، ح: 3929

جب اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب پیغمبر ﷺ میں اس قدر خوفِ الٰہی ہے تو پھر ہماری کیا حیثیت ہے؟

اُمید و رِجاء میں اُسوۂ رسول ﷺ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ إِنِّی لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ))

''اللہ کی قسم! یقیناً مجھے اُمید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔''

صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، ح: 1110

خوف و اُمید میں تعلیم نبوی ﷺ:

نبی کریم ﷺ نے اپنے اُمتیوں کو خوف و اُمید کی برابر تعلیم دی ہے۔ سیدنا عبداللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰی أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَالِكَ))

''جنت تمہارے اتنی قریب ہے جتنا تمہارے جوتے کا تسمہ اور جہنم بھی اتنی ہی قریب ہے۔''

صحيح البخاری، كتاب الرقاق، ح: 6488

اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جس کی موت کا وقت قریب تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَيْفَ تَجِدُكَ؟))

''تم کیا محسوس کر رہے ہو؟''

اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ کی رحمت کی اُمید بھی ہے اور اپنے گناہوں (کی سزا) کا خوف بھی ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَجْتَمِعَانِ فِی قَلْبِ عَبْدٍ فِی مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ))

''جس بندے کے دِل میں ایسے موقع پر یہ دونوں چیزیں (خوف اور اُمید) جمع ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے جس کی اس نے اُمید کی ہو اور اس سے بچا لیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہو۔''

[صحيح] سنن الترمذی، أبواب الجنائز، ح: 983 ۔ سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد، ح: 4261

خوف واُمید کی بہترین مثال:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَـوْ نَـادٰی مُـنَـادٍ مِـنَ السَّمَاءِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ دَاخِلُونَ الْـجَنَّةَ كُلُّكُمْ أَجْمَعُونَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، لَخِفْتُ أَنْ أَكُونَ هُـوَ، وَلَـوْ نَـادٰی مُـنَادٍ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ دَاخِلُونَ النَّارَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ هُوَ))

''اگر آسمان سے یہ اعلان ہو کہ اے لوگو! تم سب کے سب جنت میں داخل ہو جاؤ گے، سوائے ایک شخص کے۔ تو میرے خوف کی کیفیت یہ ہے کہ میں سمجھوں گا وہ ایک بندہ میں ہی ہوں۔ اور اگر آسمان سے یہ اعلان ہو کہ اے لوگو! تم سبھی جہنم میں جاؤ گے، سوائے ایک آدمی کے۔ تو میری اُمید کا یہ عالم ہو گا کہ میں سمجھوں گا وہ ایک آدمی میں ہی ہوں۔''

حلية الأولياء: 1/ 53 ۔ التخويف لابن رجب، ص: 17

خطبہ رائٹر
حافظ فیض اللہ ناصر
03214697056

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03034125519
03014843312
03424449009

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com